خوان بوبو

پورٹو ریکو کی چار لوک کہانیاں

دوبارہ بیان کیا گیا : کارمین ٹی۔ برنیئر-گرینڈ
تصاویر : ارنیستو راموس نیوے

خوان بوبو

پورٹو ریکو کی چار لوک کہانیاں

دوبارہ بیان کیا گیا : کارمین ٹی ۔ برنیئر۔گرینڈ
تصاویر : اریسٹو راموس نیوے
ترجمہ : ابوابو زوہان، بحرین

"خوان بوبو یہ کرو! خوان بوبو وہ کرو! ایسا لگتا ہے کہ جب بھی خوان بوبو مزے کر رہا ہوتا ہے، اس کی ماں اسے کرنے کے لیے کچھ اور ڈھونڈ لیتی ہے۔ یہاں پورٹو ریکو کے پسندیدہ 'بیوقوف' (noodlehead) کے بارے میں چار مزاحیہ کہانیاں ہیں۔ نوجوان قارئین اس بات پر ہنسیں گے کہ کیا ہوتا ہے جب خوان بوبو کو اپنی ماں کا گنے کا شربت بیچنے، ندی سے پانی لانے اور خاندان کے سور کی دیکھ بھال کرنے کا ذمہ دیا جاتا ہے۔ خوان بوبو کا کام کرنے کا ہمیشہ ایک خاص طریقہ ہوتا ہے—یہاں تک کہ جب وہ کھانا کھاتا ہے!

مصنف کا نوٹ

دہائیوں سے، پورٹو ریکو کے دیہاتی قصہ گوؤں کی تخلیق، خوان بوبو (JuanBobo) ، جزیرے کا سب سے مقبول افسانوی کردار رہا ہے۔ اگرچہ خوان بوبو کے کچھ " بیوقوفانہ (noodlehead)رویے دوسرے ممالک کی لوک داستانوں میں بھی ملتے ہیں، لیکن خوان بوبو کی سب سے قدیم اور مشہور کہانیاں مستند طور پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ بیسویں صدی کے آغاز میں پورٹو ریکو کے غریب دیہی علاقوں میں زندگی کیسی تھی۔

ان میں سے چند پرانی کہانیوں کو دوبارہ سناتے ہوئے، میں نے اپنا اندازِ بیان استعمال کیا ہے اور پورٹو ریکو کے دیہی رنگ کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔

ایلسٹریٹر کا نوٹ

برسوں سے، فنکاروں نے خوان بوبو (JuanBobo) کو مختلف طریقوں سے پیش کیا ہے۔ میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میں اس محبوب عوامی کردار کو اپنے تصور کے مطابق ڈھال سکا۔ خوان بوبو کا تعلق تمام پورٹو ریکو کے باشندوں سے ہے اور، کوئی کہہ سکتا ہے کہ، تمام لوگوں سے ہے، کیونکہ اس کی روح آفاقی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری تصاویر ہمیں یہ دیکھنے میں مدد دیں گی کہ ہم سب میں تھوڑا بہت خوان بوبو موجود ہے—اور خوان بوبو میں ہم سب کا تھوڑا بہت حصہ ہے۔

خوان بوبو

پورٹو ریکو کی چار لوک کہانیاں

دوبارہ بیان کیا گیا: کارمین ٹی۔ برنیئر-گرینڈ

تصاویر: اریئستو راموس نیوے

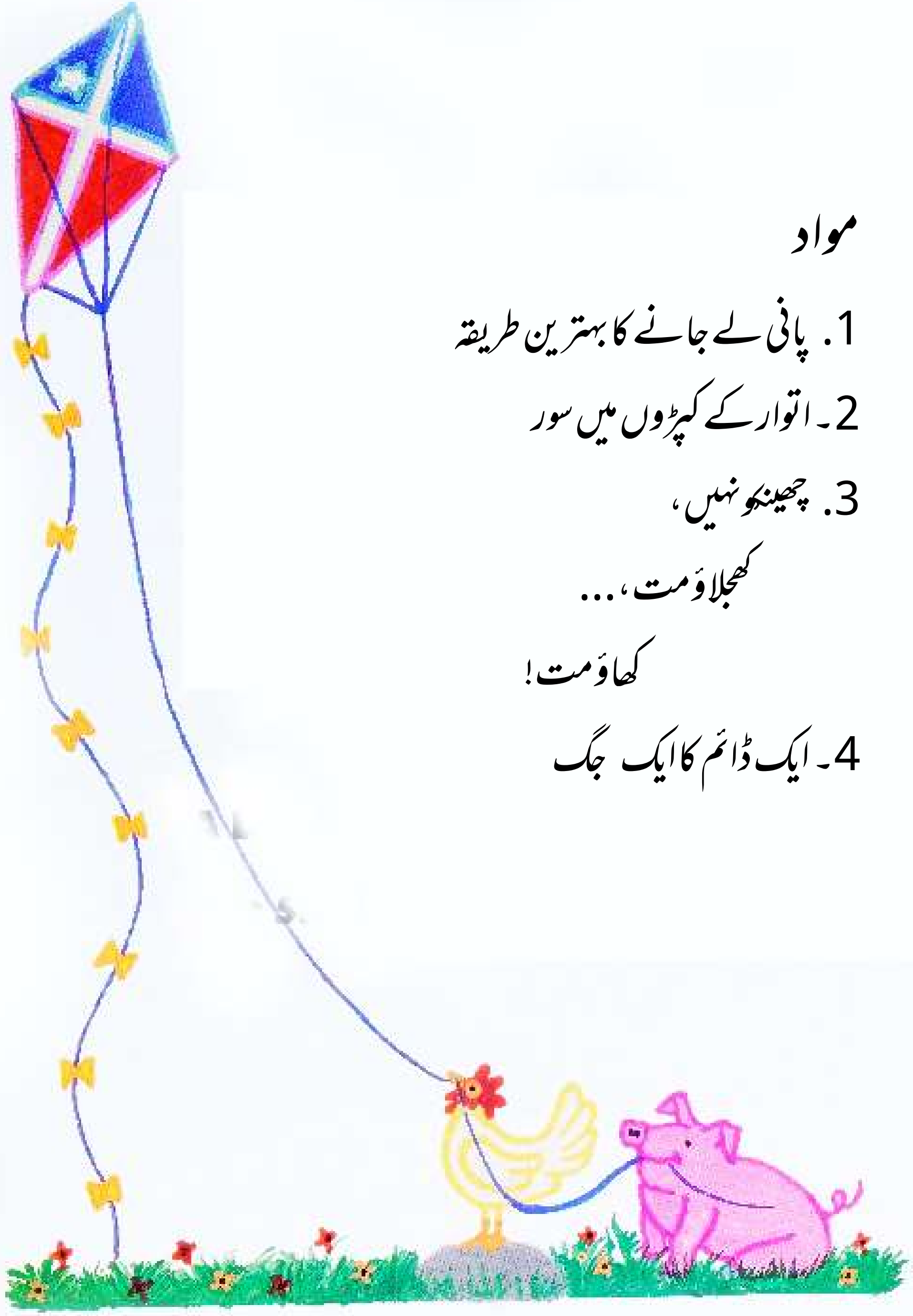

مواد

1. پانی لے جانے کا بہترین طریقہ

2۔ اتوار کے کپڑوں میں سور

3. چھینکو نہیں،

کھجلاؤ مت،...

کھاؤ مت!

4۔ ایک ڈائم کا ایک جگ

1. پانی لے جانے کا بہترین طریقہ

"خوان بوبو!" ماں نے پکارا۔

"جی، ماما،" خوان بوبو نے کہا۔

"براہ کرم میرے لیے کچھ پانی لاؤ

ندی سے،" ماما نے کہا۔

"آہ!" خوان بوبو نے چیخ کر کہا۔

"کیا مجھے جانا ضروری ہے؟"

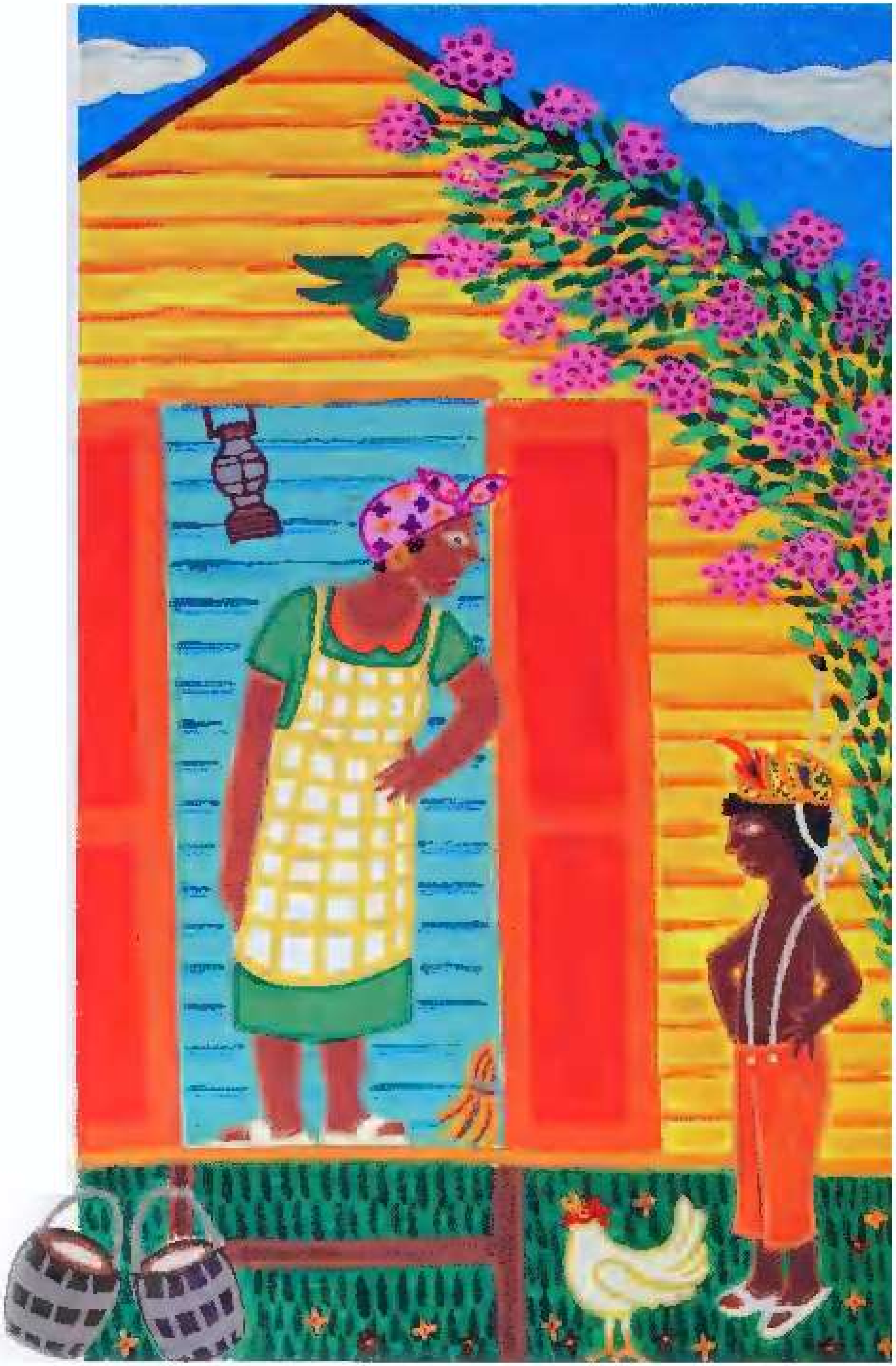

ماں نے دروازے کے باہر
دو خالی بالٹیاں گرادیں۔
"مجھے برتن دھونے کے لیے پانی چاہیے،
" اس نے کہا۔
"آئے، ماما،" خوان بوبو نے کہا۔
"جب وہ بالٹیاں بھر جائیں،
تو وہ اٹھانے کے لیے بہت بھاری ہو جائیں۔"
"تو پھر کچھ اور استعمال کرو،"
ماں نے کہا،
"لیکن مجھے کچھ پانی لے آوَ۔"
"آئے،" خوان بوبو نے کہا۔

پھر وہ ایک بڑے پانی کے گڑھے میں قدم رکھ گئی!

"خوان بوبو!

کیا یہ وہ پانی ہے جو تم نے میرے لیے لایا ہے؟"

ماں نے جھاڑو لگایا اور گرد جھاڑی

لونگ روم اور بیڈ روم کو۔

پھر وہ دوبارہ کچن میں گئی۔

"خوان بوبو، کیا تم نے مجھے پانی دیا؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں، ماما،" خوان بوبو نے کہا۔

"اور اندازہ لگاؤ کیا،

ماں۔ مجھے لگتا ہے میں مضبوط ہو رہا ہوں!"

"کیوں؟" ماں نے کہا۔

"کیونکہ،" خوان بوبو نے کہا،

"جب میں ندی سے واپس آ رہا تھا،

پانی ہلکا ہوتا جا رہا تھا۔"

"یہ عجیب ہے،" ماما نے کہا۔

"نہیں، ماما!" خوان بوبو نے کہا۔
"وہ پانی جو میں نے تمہارے لیے دیا ہے
ان دو ٹوکریوں میں ہے۔"

2۔ اتوار کے کپڑوں میں سور

"خوان بوبو،" ماں نے کہا۔
"یا تو تم میرے ساتھ چرچ آؤ
یا تم سور کا خیال رکھو۔"
"میں سور کا خیال رکھوں گا، ماں۔"

خوان بوبو نے سور کے دانت صاف کیے

ماما کے ٹوتھ برش سے۔

پھر اس نے ماما کا نیا لباس لیا۔

"یہ لباس بہت لمبا ہے،"

خوان بوبو نے کہا۔

اس نے لباس کو دو حصوں میں پھاڑ دیا۔

جیسے ہی ماما چرچ کے لیے روانہ ہوئی،

سور نے چیخنا شروع کر دیا۔

"کیا تم چرچ جانا چاہتے ہو؟"

خوان بوبو نے سور سے پوچھا۔

"اوئنک! اوئنک!" سور نے چیخ ماری۔

"ٹھیک ہے،" خوان بوبو نے کہا۔

خوان بوبو کو مانٹیلا نہیں ملی۔
لیکن اسے ایک جھولا ملا۔
اس نے جھولا باندھ دیا
سور کے سر کے گرد۔
"تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو،" اس نے کہا۔
"لیکن چرچ کے لیے کافی خوبصورت نہیں۔"

اس نے اوپر والا حصہ سور پر رکھا۔
"اوئنک! اوئنک!" سور نے چیخ ماری۔
"رکو!" خوان بوبو نے کہا۔
"تم اس طرح باہر نہیں جا سکتے۔
تمہیں ینٹیلا چاہیے۔
ماں ہمیشہ مینٹلا پہنتی ہے
اس کے سر پر چرچ جانے کے لیے۔"

خوان بوبو نے ہائی ہیلڈ جوتے پہنے۔
سور کے پاؤں پر۔
اس نے اس کے کانوں پر بالیاں لگائیں،
اور اس نے اس کے چہرے پر پاؤڈر لگایا
یہاں تک کہ سب کچھ سفید ہو گیا۔

پھر خوان بوبو نے بوتل پھینک دی
سور کے اوپر خوشبو۔
"اب تم چرچ میں اچھی خوشبو محسوس کرو گے۔"
خوان بوبو نے چار ڈائمز لگائے
رومال میں۔
اس نے رومال رکھ دیا
سور کے لباس کے نیچے۔
"ماں چرچ پیسے لے جاتی ہے،"
خوان بوبو نے سور کو بتایا۔
"تمہیں بھی کرنا چاہیے۔
اب جاؤ!" خوان بوبو نے کہا۔
"ورنہ تم دیر سے پہنچو گے۔"

سور دوڑتا رہا اور دوڑتا رہا
یہاں تک کہ وہ ایک پانی کے گڑھے تک پہنچی۔
پھر وہ رک گئ
اور کیچڑ میں لڑھک گیا۔
اس نے لباس پھاڑ دیا۔

اس نے بالیاں کھودیں۔
اس کا مینٹلا ہوا میں اڑ رہا تھا۔

جب وہ گھر پہنچے،
ماں کیچڑ میں لت پت تھی۔
وہ بولنے کے لیے بہت غصے میں تھی۔

ماں نے سور کو ڈھونڈ لیا
چرچ سے گھر جاتے ہوئے۔
اس نے چیختے ہوئے سور کو پکڑ لیا
اور اسے گھسیٹ کر گھر لے آیا۔

خوان بوبو ماما کو گھور رہا تھا۔
وہ سور کو گھور رہا تھا۔
اس نے سر کھجایا۔
پھر وہ مسکرایا۔
"ماں!" خوان بوبو نے کہا۔
"مجھے معلوم نہیں تھا
آپ چرچ میں کیچڑ کے ساتھ کھیل سکتے ہیں۔
اگلے اتوار،
میں بھی چرچ جانا چاہتا ہوں!"

"یہ وہی خاتون ہے جس سے میں پچھلے ہفتے ملا تھا۔
اس نے ہمیں اپنے گھر کھانے کی دعوت دی۔
لیکن یاد رکھو، خوان بوبو، "
ماں نے اسے خبردار کیا،
"چھینکیں مت
اور میز کو نہ خراشیں۔
"اور،" ماں نے اضافہ کیا،
"جب میں اپنا پاؤں تمہارے پاؤں پر رکھتا ہوں،
کھانا بند کرو۔"
"کیوں؟" خوان بوبو نے پوچھا۔
"کیونکہ یہ اچھا آداب نہیں ہے
زیادہ کھانا کھانا،" ماں نے کہا۔
"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے،" خوان بوبو نے کہا۔

3. چھینکو نہیں،
کھجلاؤ مت،...
کھاؤ مت!

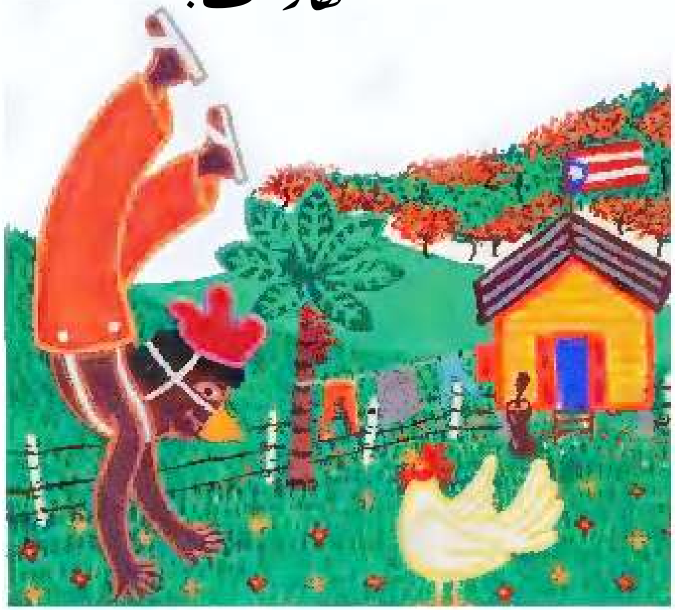

"خوان بوبو،" ماں نے کہا،
"اپنے بہترین کپڑے پہن لو۔
ہم سینورا سوٹو سے ملنے جا رہے ہیں۔"
'سینورا سوٹو کون ہے؟'
خوان بوبو نے پوچھا۔

خوان بوبو نے اپنی ناک بالکل اوپر رکھ دی
چاول اور بینز کی پلیٹ ۔
"ہمم ! خوشبو اچھی ہے !"
خوان بوبو نے سوچا ۔
اس نے ایک اور بڑی سانس لی ۔
لیکن اس بار اس نے سونگھا لیا
دو دانے چاول اس کی ناک میں ۔
"آئے !" خوان بوبو نے سوچا ۔
"مجھے چھینک آ رہی ہے ۔"
اس نے اپنی ناک ڈھانپ لی ۔
اس نے سر دائیں بائیں ہلایا ۔
چاول کے دو دانے گر گئے ۔
چھینک ختم ہو گئی ۔

جلد ہی خوان بوبو اور ماما بیٹھے ہوئے تھے
سینیورا سوتو کی ڈائننگ ٹیبل پر ۔
"چاول اور پھلیاں ، خوان بوبو؟"
سینورا سوٹو نے پوچھا ۔

"تو، تمھیں پسند نہیں
میرا چاول اور پھلیاں، ہے نا؟"
سینوراسوٹو نے کہا۔
"خوان بوبو! آداب!" ماں نے کہا۔
"یہ ٹھیک ہے،" سینوراسوٹو نے کہا۔
اور اس نے پلیٹ لے لی۔
جب وہ واپس آئی، تو سینوراسوٹو نے پوچھا،
"اسٹیک، خوان بوبو؟"
"ہاں، براہ کرم!" خوان بوبو نے کہا۔
"میں نے کبھی اسٹیک نہیں کھایا۔"
سینوراسوتو نے اسٹیک رکھا
خوان بوبو کی پلیٹ پر۔

"کیا کہتے ہو؟"
ماں نے پوچھا۔
"شکریہ،" خوان بوبو نے کہا۔

"اسٹیک کو ہاتھ مت لگانا
اپنے ہاتھوں سے۔"
تو اس نے اپنے ہاتھ رکھ دیے
واپس میز پر۔

"اپنے آداب یاد رکھو،"
ماں نے کہا۔
"اسٹیک کو ہاتھ مت لگانا
اپنے ہاتھوں سے۔"
خوان بوبو نے اسٹیک اٹھایا
ایک بڑے چمچ کے ساتھ۔
لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایک نوالہ لیتا،
اسٹیک چمچ سے گر گیا
اور اس کی گود میں۔
خوان بوبو نے آغاز کیا
اسٹیک لینے کے لیے۔
پھر اسے یاد آیا کہ ماں نے کہا تھا،

جب سینوراسوتوواپس آئیں،
اس نے کہا، "خوان بوبو!
تم نے پوراسٹیک کھالیا!
اب تم فرائیڈ کیلیے کھاسکتے ہو۔"
خوان بوبو بھول گیا
سب کچھ اسٹیک کے بارے میں۔
اسے فرائیڈ کیلیے بہت پسند تھے!
لیکن جب سینیوراسوتوکا انتقال ہوا
فرائیڈ کیلیے،
مچھر کا کاٹا
خوان بوبو کی گردن۔

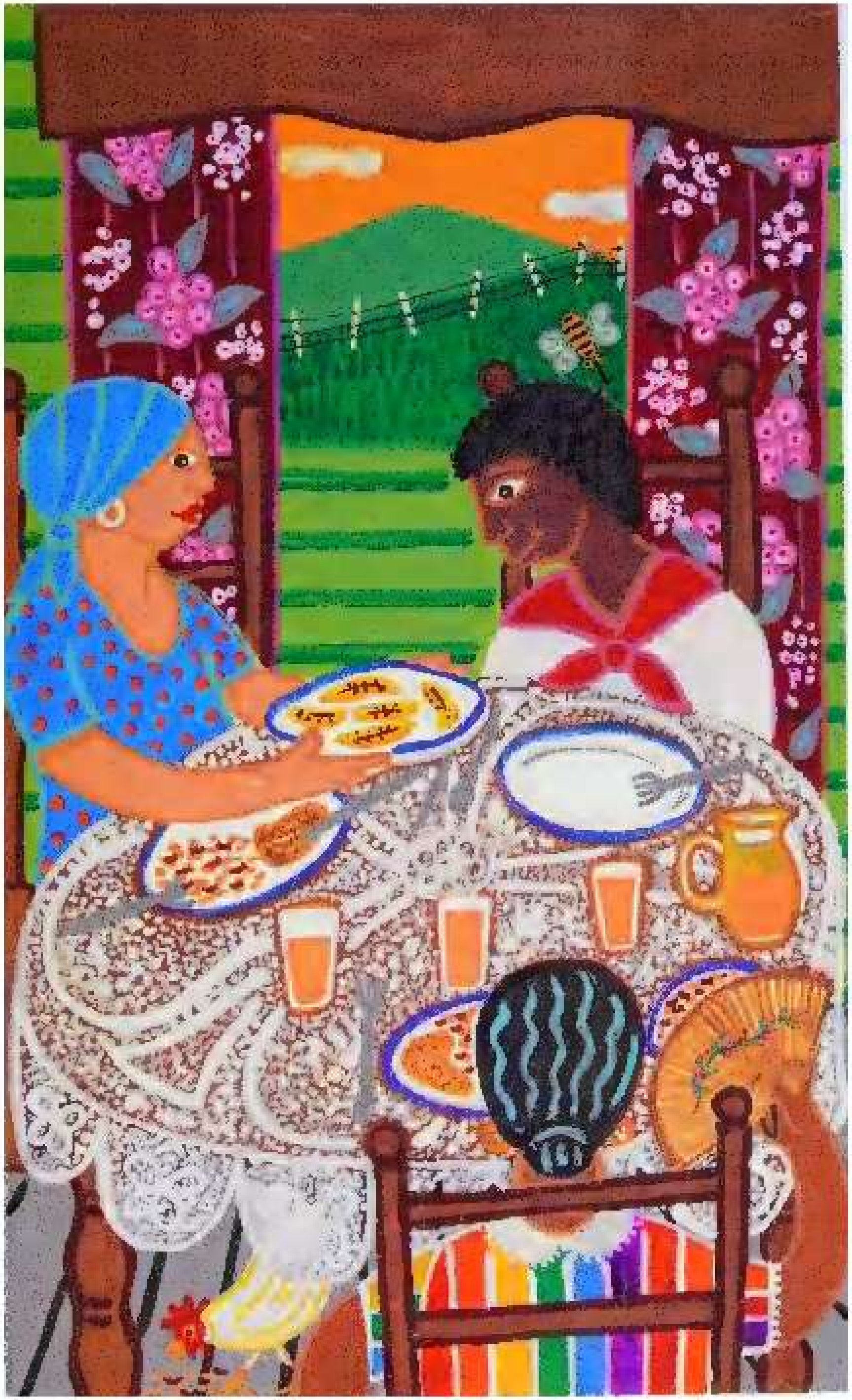

کرسی کی پشت کے ساتھ۔
"نہیں شکریہ، خوان بوبو،"
ماں نے تصحیح کی۔
"کیلیے نہیں؟"
سینوراسوتو نے کہا۔
"لگتا ہے تم جگہ بچا رہے ہو
آئس کریم کے لیے۔"
اس نے خوان بوبو کو آئس کریم دی۔
"کیا کہتے ہو؟"
ماں نے پوچھا۔
"شکریہ، سینیوراسوتو،"
خوان بوبو نے کہا۔

"آئے، نہیں!" خوان بوبو نے چیخ کر کہا
جب وہ اپنی گردن سہلا رہا تھا

لیکن جب خوان بوبو نے منہ کھولا
آئس کریم کھانے کے لیے،
اسٹیک اس کے پاؤں پر گر گیا۔
"ماں کیوں اپنا پاؤں رکھ رہی ہے
میرے پر؟" خوان بوبو نے سوچا۔
"میں نے کچھ نہیں کھایا!"
خوان بوبو نے لات ماری۔
"ماں!" اس نے چلایا۔
"اپنا پاؤں میرے پاؤں سے ہٹا لو!

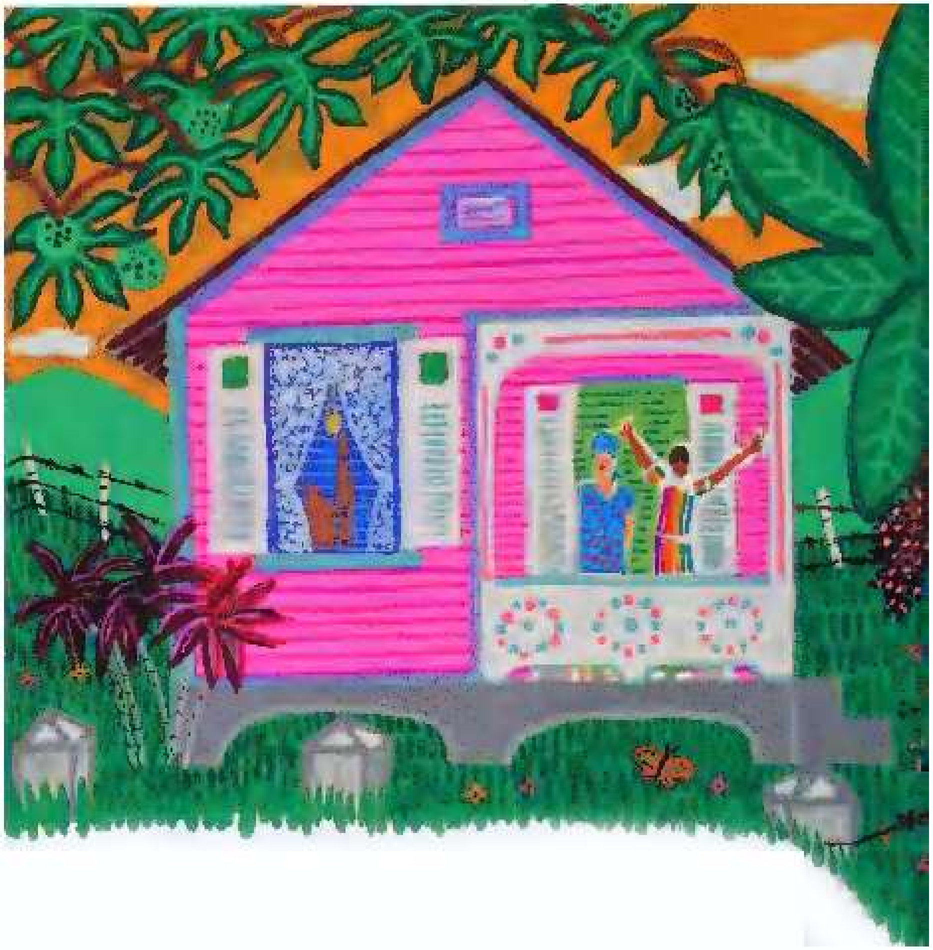

"اگر اچھے آداب کا مطلب ہے کہ کھانا نہ کھاؤ،
اب میں نے کافی اچھا آداب دکھالیا ہے۔
میں گھر جارہاہوں!"
خوان بوبو اتنی جلدی کھڑا ہوگیا،
اس نے میز الٹ دی!

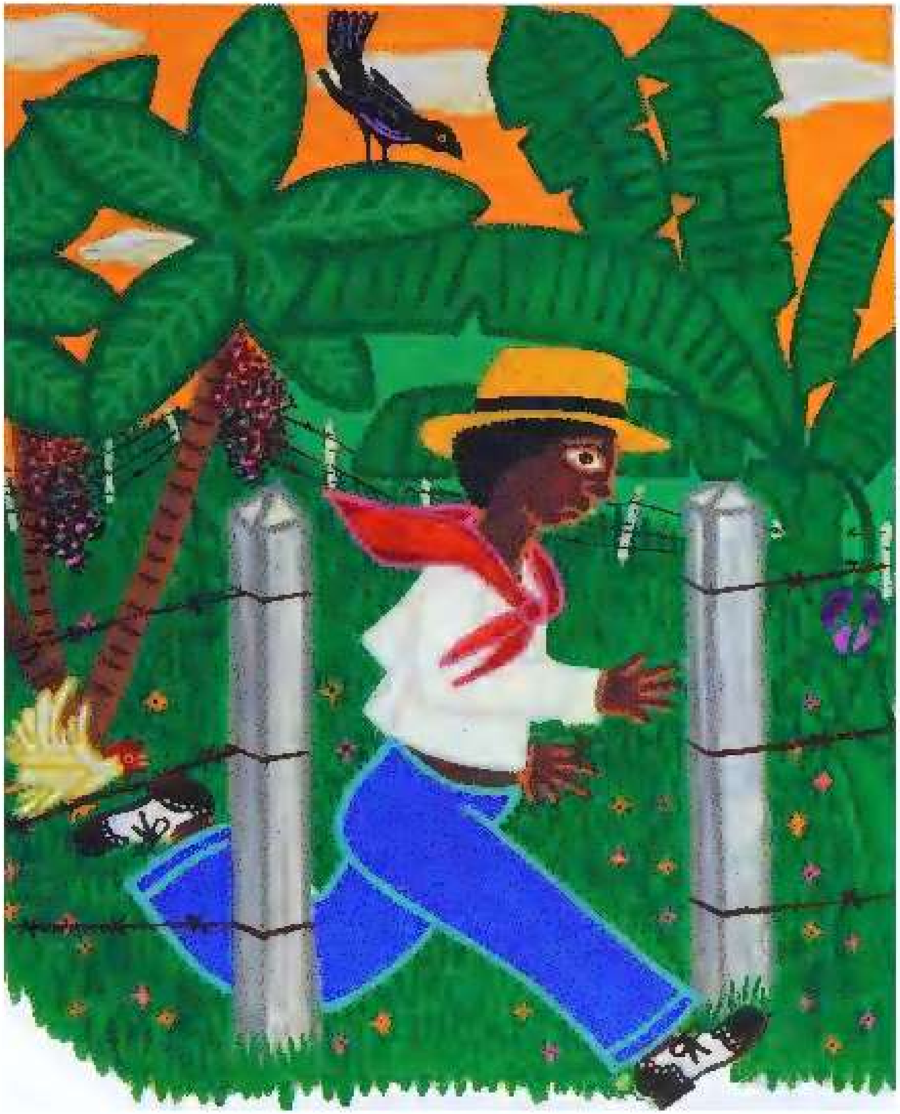

اور وہ گھر بھاگ گیا
بہت خالی پیٹ کے ساتھ۔

4۔ ایک ڈائم کا ایک جگ

"خوان بوبو!" ماں نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔
"وہ گنے کا شربت چکھنا بند کرو،
ورنہ تمہیں اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔"
ماں نے جگ میں کارک ڈال دیے۔
"جا کر یہ شربت بیواؤں کو بیچ دو۔"
اس نے خوان بوبو کو بتایا۔
"ان سے ایک پیسہ مانگو۔"

" بیوائیں کون ہیں ؟"

خوان بوبو نے پوچھا۔

"یہی لوگ ہیں

کون آئے گا

جلد ہی چرچ سے باہر آجاؤں گا،" ماں نے کہا۔

"وہ چمکدار سیاہ لباس پہنتے ہیں

اور پنکھے لے جا سکتا ہے۔

وہ چھوٹے ہیں،

اور وہ نرم آواز میں بات کرتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے،" خوان بوبو نے کہا۔

اس نے جگ اٹھائے اور چلا گیا۔

چرچ جاتے ہوئے
خوان بوبو نے ایک رومال دیکھا
کیچڑ میں پڑا ہوا۔
اس نے رومال اٹھایا۔
چار ڈائمز نکلے!
"کیا قسمت ہے!" خوان بوبو نے کہا۔
اس نے ڈائمز اپنی جیب میں ڈال لیے
اور چلتا رہا۔
لیکن جب وہ ادھر ادھر گھومتا تھا
ایک بڑا کیچڑ کا تالاب،
اس نے غلط راستہ اختیار کیا۔

گھنٹوں کی پیدل چلنے کے بعد

ایک پہاڑی پر

اور اگلے دن نیچے،

وہ ایک شوگر مل آیا تھا۔

"یہ چرچ ہے!"

خوان بوبو نے سوچا۔

"سیرپ! مزیدار شربت!" اس نے روتے ہوئے

کہا۔

چار مکھیاں مل سے باہر نکلیں۔

"چمکدار کالے کپڑے!"
خوان بوبو نے سوچا۔
اس نے مکھیوں کے پر دیکھے۔
"مداح!" اس نے سوچا۔
مکھیاں قریب آگئیں۔
"وہ چھوٹے ہیں،"
خوان بوبو نے خود سے کہا۔
اس نے مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنی۔
"اور وہ نرم آواز میں بات کرتے ہیں۔
وہ ضرور بیوائیں ہوں گی!"
"سیرپ!" خوان بوبو نے فون کیا۔
"ایک ڈائم فی جگ!"

لیکن مکھیاں بس اڑ گئیں
جگوں کے ارد گرد اور گرد۔

"وہ شربت چکھنا بند کرو،
ورنہ تمہیں اس کی قیمت چکانی پڑے گی!"
لیکن مکھیاں رکی نہیں۔
خوان بوبو کو انہیں جھٹکنا پڑا
جگ سے باہر۔
مکھیاں اڑنے لگیں۔
"رکو!" خوان بوبو نے چلایا۔

"ٹھیک ہے،" خوان بوبو نے کہا۔
"میں تمہارے لیے جگ کھول دوں گا۔"
اس نے کارکس نکالے۔
مکھیاں جگ میں اڑ گئیں۔
"رک جاؤ!" خوان بوبو نے چلایا۔

"تمہیں اپنے شربت کی قیمت ادا کرنی ہوگی!"
خوان بوبوان کے پیچھے دوڑنے لگا،
لیکن وہ ٹھوکر کھا کر گر گیا۔
چار ڈائمز
اس کی جیب سے نکل آیا۔
خوان بوبو نے سکے دیکھے
زمین پر۔
"انہوں نے ادائیگی کی!" خوان بوبو نے کہا۔
پھر اسے جگ یاد آئے۔
"ارے! بیواؤں!"
خوان بوبو نے فون کیا۔
"تم اپنا شربت بھول گئے ہو۔"
لیکن مکھیاں مل میں اڑ گئیں۔

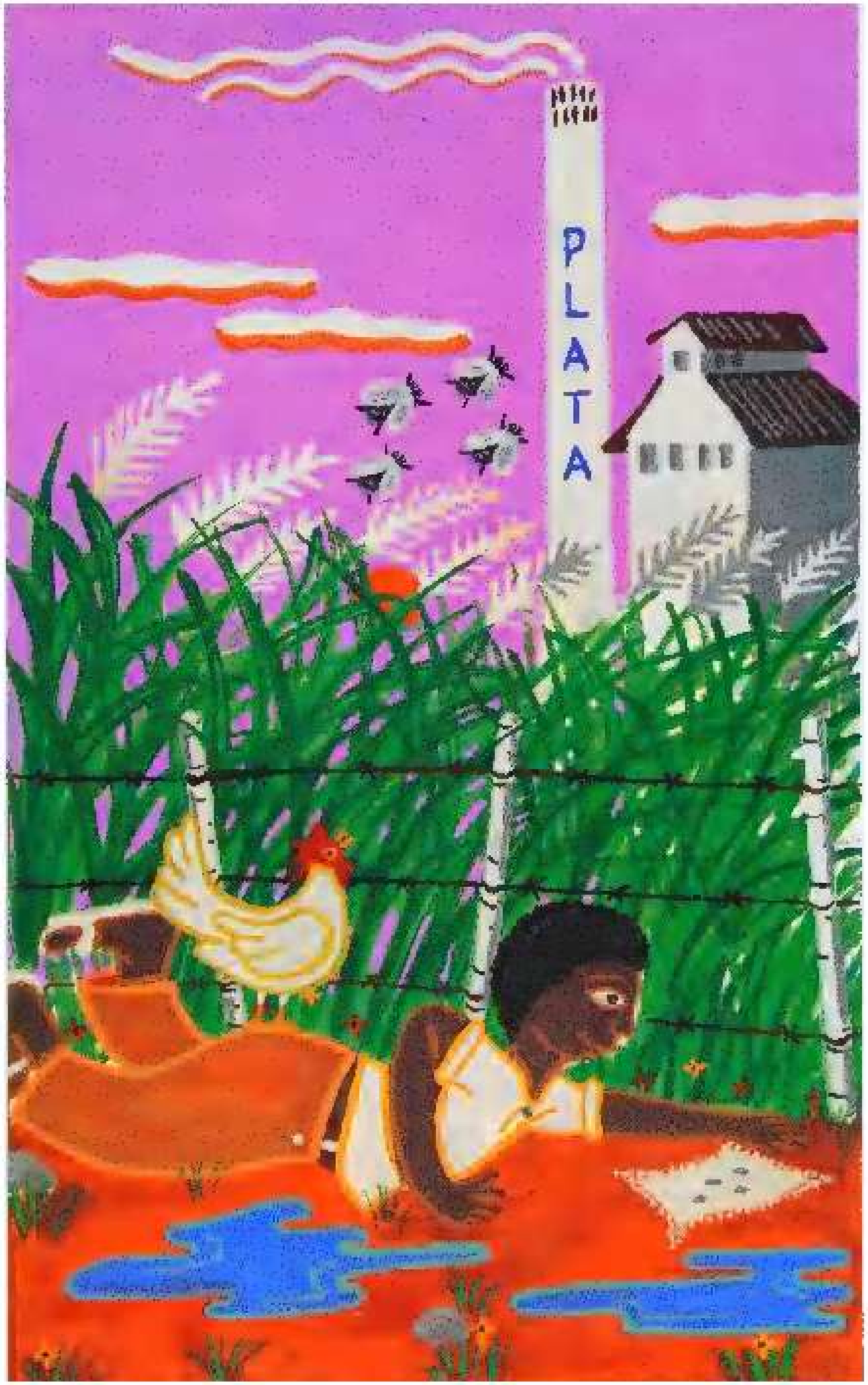

جب خوان بوبو گھر پہنچا تو اندھیرا تھا۔
اس نے ماما کو چار ڈائمز دیے۔
"میں نے شربت کے جگ بیچ دیے،" اس نے کہا۔
ماں نے اسے گلے لگا لیا۔

"اوہ، خیر،" خوان بوبو نے کہا۔
"اگر انہیں سیرپ پسند نہیں تو مجھے پسند ہے۔"
وہ بیٹھ گیا اور سارا سیرپ پی لیا۔
اس نے خالی جگ چھوڑ دیے
بیواؤں کے لیے۔

آج رات، خوان بوبو،
تم کھا سکتے ہو
اتنا ہی
جیسا تم چاہو!"
"نہیں شکریہ،
ماں،"
خوان بوبو نے کہا۔
"آج رات
میں ہوں
بہت بھرا ہوا!"
اور آف
سونے کے لیے
وہ گیا۔

کارمین ٹی برنیئر-گرینڈ

پورٹو ریکو میں پیدا ہوئیں اور وہیں پلی بڑھیں۔ انہوں نے یونیورسٹی آف پورٹو ریکو سے ایم ایس (M.S.) کی ڈگری حاصل کی اور سات سال تک یونیورسٹی میں ریاضی پڑھایا۔ وہ، ان کے شوہر اور ان کے دو بچے اب پورٹ لینڈ، اوریگون میں رہتے ہیں، جہاں وہ کلاس رومز اور لائبریریوں میں کام کرتی ہیں اور دنیا بھر کی کہانیاں سناتی ہیں۔ 1988 میں پورٹ لینڈ پبلک اسکولز نے محترمہ برنیئر-گرینڈ کو 'کلچرل ایمبیسیڈر ایوارڈ' (ثقافتی سفیر ایوارڈ) سے نوازا۔

ارنسٹو راموس نیویس

1973 میں سان سیبسٹین، پورٹو ریکو سے نیویارک شہر آئے۔ انہوں نے سان جوآن، پورٹو ریکو کے اسکول 'ایسکویلا ڈی آرٹیس پلسٹیکاس' اور نیویارک کے 'اسکول آف ویژول آرٹس' میں آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔